REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ ۲۹ اخاء ۱۳۳۸ ہش ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۵۵

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

## کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

### کل طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۲۸ اکتوبر بوقت دس بجے صبح

کل حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد - بوقت دس بجے صبح - ربوہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء

**حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت:** ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل ضعف کی تکلیف رہی۔ رات بازو میں درد بھی زیادہ ہوگئی جس کے باعث بے چینی رہی۔ احباب جماعت و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خاص طور دعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار: ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

# ربوہ میں یوم انقلاب کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی

## مساجد میں پاکستان کی خوشحالی اور استحکام کیلئے دعائیں۔ وسیع پیمانے پر نمائشی میچوں کا اہتمام

### بچوں میں مٹھائی کی تقسیم۔ رات کو تمام اہم عمارتوں اور دکانوں وغیرہ پر دلکش چراغاں

ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ کل ربوہ میں یوم انقلاب کی پہلی سالگرہ پورے اہتمام سے منائی گئی۔ نماز فجر کے بعد تمام مساجد میں پاکستان کی سلامتی اور استحکام و خوشحالی کے لئے اجتماعی طور پر خصوصی دعائیں کی گئیں۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے تمام دفاتر، صیغہ جات اور جملہ تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی اور اہل ربوہ نے ان تفریحی میچوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جن کا "یوم انقلاب" کی خوشی میں خاص طور پر اہتمام کیا گیا تھا۔ سورج طلوع ہوتے ہی دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید تعلیم الاسلام کالج فضل عمر ہوسٹل اور میونسپل کمیٹی کی عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے گئے۔ نیز بہت سے لوگوں نے بھی اپنے طور پر مکانوں پر لوائے پاکستان لہرائے۔

سب سے زیادہ دلچسپ پروگرام کھیلوں اور نمائشی میچوں کا تھا۔ صبح ۱۰ بجے ہاکی کا میچ تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم اور شہر کی ٹیم کے درمیان ہوا۔ اس میں دونوں ٹیموں نے مد مقابل پر ایک ایک گول کیا۔ اور اس طرح یہ میچ برابر رہا۔ علاوہ ازیں والی بال کے دو میچ اور کبڈی کا ایک میچ کھیلا گیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

# پاکستانی ہائی کمشنر مقیم انگلستان کی مسجد فضل لنڈن میں تشریف آوری

## موصوف کی طرف سے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات پر خراج تحسین

لنڈن (بذریعہ تار) انگلستان سے آمدہ برقی اطلاع مظہر ہے کہ لنڈن مشن کی طرف سے مسجد فضل لنڈن میں مورخہ ۲۶ اکتوبر کو پاکستانی ہائی کمشنر مقیم انگلستان جنرل محمد یوسف خان صاحب کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان صاحب نے ہائی کمشنر صاحب موصوف کو احمدیہ مشن لنڈن کی طرف سے خوش آمدید کہا نیز خدمت اسلام کے ضمن میں جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد اور جماعت کے تبلیغی کارناموں پر بھی روشنی ڈالی۔ محترم ہائی کمشنر صاحب موصوف نے اپنی جوابی تقریر میں جماعت احمدیہ کی ان خدمات کی تعریف فرمائی۔ جو جماعت دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے سلسلہ میں بجا لا رہی ہے۔ آپ نے جماعت کے لنڈن مشن کو بھی اس کی اعلیٰ شہرت اور گوناگوں سرگرمیوں کی بناء پر خراج تحسین پیش کیا۔ نیز آپ نے ان سرگرم مساعی کو منظم طور پر جاری رکھنے کے سلسلہ میں احمدیہ قیادت کو مبارکباد پیش کی۔ اور فرمایا کہ یہ مساعی دوسرے مسلمانوں کے لئے قابل تقلید مثال کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ نے مسلمانوں میں باہمی اتحاد و اتفاق کی اہمیت پر بھی زور دیا۔

دوسرے مہمانوں میں بلایا سے ہائی کمشنر پاکستان ہائی کمیشن کے بعض اعلیٰ افسران لنڈن یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور بیس کے قریب دیگر اہم شخصیات بھی شامل تھیں۔

## لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے صدر پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان کی خدمت میں مبارکباد کے تار

ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ یوم انقلاب کی پہلی سالگرہ کی پُرمسرت تقریب کے موقعہ پر محترم صدر صاحب عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان اور گورنر مغربی پاکستان جناب اختر حسین صاحب کی خدمت میں مبارکباد کا حسب ذیل پیغام بذریعہ تار ارسال کیا گیا۔

"یوم انقلاب کی تقریب پر دلی مبارکباد قبول فرمائیے ربوہ میں جماعت احمدیہ کے افراد اللہ تعالیٰ کے حضور پاکستان کے استحکام، سلامتی اور خوشحالی کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں"

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء

# فتنے کا دروازہ

بعض فتنہ پرداز طبیعتیں ہوتی ہیں جو فساد فی الارض کے بغیر نچلی نہیں بیٹھ سکتیں۔ ایسے لوگ عموماً آگ لگا کر جمالو دور کھڑی کا پارٹ ادا کرتے ہیں۔ آج کل حسب عادت ملک نصر اللہ خان صاحب عزیز پھر دیوار پر شیرہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پچھلے فسادات پنجاب میں آپ نے جو کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ وہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے۔ آجکل جبکہ ہر طرف خاموشی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے موجودہ مارشل لا کے دبدبہ سے ملک میں امن و امان ہے اور فتنہ کہیں گہری نیند دل میں سویا پڑا ہے۔ ملک صاحب بے اختیار ہو کر اس کو بار بار جھنجوڑتے ہیں۔ چنانچہ ہفتہ عشرہ میں ایک آدھ بار احمدیوں کے خلاف بلا وجہ اشتعال انگیزی ضرور کرتے رہتے ہیں۔

ملک صاحب ویسے بڑے عالم فاضل ہیں۔ اور کبیزان کو فارسی لفظ کوزہ کی جمع سمجھ کر نقل کرنے لگتے ہیں۔ تاہم آپ کا طبعی رجحان فتنہ طرازی کی طرف ہے اور جہاں تک ہو سکے احمدیت کے تعلق میں آپ نے اپنے اختلافات کو فن فتنہ طرازی کے کمال کے اظہار کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ احمدیت سے اختلافات کی آپ کے پاس وجہ بھی کوئی خاص نہیں ہے۔ لیکن چونکہ آپ سمجھتے ہیں اور غلطی سے سمجھتے ہیں کہ مسلمان کا حافظہ کمزور ہے اور آپ کے فریب کارانہ اور شاطرانہ انداز تحریر سے پھر دھوکے میں آ سکتے ہیں۔ اس لئے آپ بزعم خود یہی سہل نسخہ سمجھتے اور جوش میں بے ہوش ہو کر اور اس بات کو بھول کر کہ پاکستان کے عوام اب ان کے ہتھکنڈوں سے واقف ہو چکے ہیں۔ اور وہ دن گئے جب خلیل خاں فاختہ اڑایا کرتے تھے۔ آپ اپنی عقرب طبیعت کے مظاہرے سے باز نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ ایشیا کی اشاعت ۲۴ / ۱۰ / ۵۹ میں آپ نے پھر اشتعال انگیزی کی ہے۔ اور سیر و سفر کے پورے دو طویل و عریض کالم اس میں صرف کر دیئے ہیں۔

جیسی کہ آپ کی عادت ہے آپ ہمیشہ کفر و اسلام کا سوال اٹھا کر غیر احمدیوں کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلاتے ہیں۔ اس مضمون میں بھی آپ نے یہی ہتھیار استعمال کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

”اصل مسئلہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کو جس قسم کی بھی وحی یا نبوت و رسالت کا دعوےٰ تھا اس کا حاصل کیا ہے اگر حاصل یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے اس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے ورنہ آدمی پورے اسلام پر ایمان لانے اور عمل کی کوشش کرنے کے باوجود خارج از اسلام رہے گا یا کم از کم فاسق ہو جائے گا تو اس سے کیا بحث کہ وہ ظلّی ہے یا بروزی۔ استعارے کے رنگ میں ہے یا مجاز کے طور پر۔ مسلمانوں کو اس سے کوئی بحث نہیں کہ مرزا صاحب نے کیا دعوےٰ کیا۔ یہ ان کے متبعین کا گھریلو مسئلہ ہے۔ اسے لاہوری جانیں یا قادیانی۔ مسلمانوں کے سامنے مسئلہ یوں آتا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان لانے کی دعوت مسلمانوں کو دیتے ہیں اور انکار کرنے کی صورت میں ان پر کفر و فسق کے فتوے لگاتے ہیں۔ ان کو امت کے اندر رکھا جائے یا باہر کیا جائے۔“

(ایشیا ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۹ء)

اس عبارت سے آپ کی غرض یہی ہے کہ مسلمانوں میں پھر اکثریت اور اقلیت کا فتنہ بیدار کیا جائے۔ اور ملک کو اندرونی بے چینی کا جہنم زار بنا کر رکھ دیا جائے۔ ملک صاحب احمدیوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ دوسرے مسلمانوں کو خدانخواستہ اسی طرح کافر سمجھتے ہیں۔ جس طرح دوسرے مسلمان فرقے ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور ان کو امت محمدیہ سے بھی خارج خیال کرتے ہیں۔ اس جھوٹ پر آپ فتنہ طرازی کی یہ عمارت تیار کرنا چاہتے ہیں۔ کہ احمدیوں کو امت کے اندر رکھا جائے یا نہ رکھا جائے۔ حالانکہ احمدیوں نے کسی مسلمان اور کلمہ گو کو کبھی امت محمدیہ سے خارج نہیں کیا وہ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ مسلمان سمجھتے رہے ہیں۔ اور امت محمدیہ میں داخل خیال کرتے ہیں۔ اگرچہ دوسرے اسلامی فرقے اپنے سوا باقی سب کو امت محمدیہ سے خارج مرتد اور واجب القتل سمجھتے ہیں۔ بریلویوں اور دیوبندیوں، شیعہ اور سنیوں کے فتوے موجود ہیں اور ملک صاحب ان سے واقف ہیں۔ اختصار کے لئے گزشتہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے صرف ایک اقتباس ذیل میں دیا جاتا ہے۔

”ان متعدد تعریفوں کو جو علماء نے پیش کی ہیں پیش نظر رکھ کر کیا ہماری طرف سے کسی تبصرہ کی ضرورت ہے بجز اس کے کہ دین کے کوئی دو عالم بھی اس بنیادی امر پر متفق نہیں ہیں اگر ہم اپنی طرف سے ”مسلم“ کی کوئی تعریف کر دیں۔ جیسے ہر عالم دین نے کی ہے اور وہ تعریف ان تعریفوں سے مختلف ہو۔ جو دوسروں نے پیش کی ہیں۔ تو ہم کو متفقہ طور پر دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا۔ اور اگر ہم علماء میں سے کسی ایک کی تعریف کو اختیار کر لیں۔ تو ہم اس عالم کے نزدیک تو مسلمان رہیں گے لیکن دوسرے تمام علماء کی تعریف کے رو سے کافر ہو جائیں گے۔“

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت (اردو) صفحہ ۲۳۵ / ۲۳۶)

یہ حالت ہے مسلمانوں میں ”کفر و اسلام“ کے مسئلہ کی۔ لیکن ملک صاحب کی فتنہ پرداز ذہنیت اس سوال پر عام علمی اور مصلحانہ بحث کرنے کی بجائے احمدیوں کے خلاف خاص طور پر زہر چکانی کرتے رہتے ہیں۔ اور دوسرے فرقوں کو جو فی الحقیقت اپنے سوا باقی تمام دوسرے مسلمانوں کو خارج از اسلام ہی نہیں بلکہ خارج از امت محمدیہ مرتد اور واجب القتل سمجھتے ہیں۔ ان کے بارے میں کبھی ایک لفظ بھی ان کی زبان سے نہیں نکلتا۔

اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ اس سے صرف ایک بات ثابت ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ چونکہ ایک بار ایک گروہ عوام کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلا کر ملک میں فتنہ کا بازار گرم رکھنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ جس میں مودودی صاحب اور ملک نصر اللہ خاں عزیز نے بھی لیڈنگ حصہ لیا تھا۔ اس لئے وہ بزعم خود سمجھتے ہیں کہ اب پھر وہی آزمودہ نسخہ استعمال کر کے ملک میں پھر فتنہ و فساد برپا کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ان کا اصل مقصد کفر و اسلام کے مسئلہ پر علمی بحث کرنا نہیں۔ بلکہ اصل غرض ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے جس میں بظاہر ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز گرفتار ہیں۔ حالانکہ انہیں سوچنا چاہیئے کہ جس نیک اور زبردست ہاتھ نے ان کی فتنہ طرازیوں کے سینکڑوں دروازے سر بمہر کئے ہیں۔ وہ یہ دروازے بھی بند کر سکتا ہے

مضمون مذکورہ بالا کے ذیل کے مزید اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

”قادیانیوں کا معاملہ تو صاف ہے وہ مرزا صاحب کو نبی اور ان کے انکار کی وجہ سے ہر کلمہ گو کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ البتہ تحقیقاتی عدالت کے ڈسکے مارے ”کفر دون کفر“ کا پردۂ فریب تان لیتے ہیں۔ اور مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے یہ کج دار و مریز فلسفہ چھانٹتے ہیں کہ ایک آدمی دائرہ اسلام سے تو خارج ہو جاتا ہے مگر امت محمدیہ میں داخل رہتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ“

(ایشیا ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۹ء)

”مقصود گزارش یہ ہے کہ اس فضول بحث سے اب کچھ حاصل نہیں کہ مرزا صاحب نے کیا دعوےٰ کیا تھا۔ اصل سوال یہ ہے کہ اس دعوے کا نتیجہ تمہارے نزدیک کیا ہے۔ شہد کی مکھی پر وحی ہو یا رویائے صالحہ سے کوئی شخص مشرف ہو۔ اس سے کسی کو کیا غرض بقول ایک شخص کے مسلمانوں میں تو خدائی کا دعوےٰ کرنے والے بھی ہو گزرے ہیں۔ سوال اس دعوے کے اس نتیجہ کا ہے جو امت میں مترتب ہوتا ہے۔ اگر اس سے تکفیر و تفسیق کی

(باقی صفحہ [illegible] پر)

# ایک غیر احمدی افسر کی طرف سے دعا کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

آج کی ڈاک میں مجھے ایک احمدی پٹواری کا خط ملا ہے جس میں انہوں نے اپنے ایک شریف غیر احمدی افسر کی طرف سے لکھا ہے کہ تمہاری جماعت کے ایک ممتاز رکن چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ابھی تک نرینہ اولاد سے محروم ہیں۔ جماعت ان کے لئے دعا کیوں نہیں کرتی۔ اور اس کی تحریک کیوں نہیں کی جاتی۔ ہم اس غیر از جماعت افسر کی شرافت کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس امر کی طرف خاص توجہ دلائی۔ مگر ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ محترم چوہدری صاحب کی اولاد اور ساتھ ہی عزیزم مظفر احمد سلمہ کی اولاد کے لئے بھی کئی دفعہ الفضل میں تحریک ہو چکی ہے۔ اور احباب جماعت کے خطوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر دو کے متعلق اسی درد کے ساتھ دعائیں کر رہے ہیں۔ مگر دعاؤں کا معاملہ بڑا عجیب ہے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے صبر و استقلال کو آزماتا ہے۔ اس لئے دوستوں کو اس معاملہ میں گھبرانا یا مایوس ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے خدا کی قدرت بہت وسیع ہے اور اس کی رحمت کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ دوست دعا میں لگے رہیں۔ اور خدا سے بہتری کی امید رکھیں۔ اور ان غیر احمدی افسر کے لئے بھی دعا کریں جن کے دل میں یہ نیک تحریک پیدا ہوئی۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶ / ۱۰ / ۵۹

# توحید حقیقی صرف اسلام نے ہی قائم کی ہے

## کلماتِ طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۲)

اب اگر کوئی اس قاعدہ کو ذہن میں رکھ کر عرب کی تاریخ پر نظر ڈالے کہ عرب کے باشندے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے کیا تھے اور پھر کیا ہو گئے۔ تو بلاشبہ وہ اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو قوت قدسی اور تاثیر قوّت اور افاضہ برکات میں سب نبیوں سے اوّل درجہ پر سمجھے گا اور اسی بنا پر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی ضرورت کو دوسری تمام کتابوں اور نبیوں کی ضرورت سے بدیہی الثبوت یقینی کرے گا۔ مثلاً یسوع نے دنیا میں آکر دنیا کی کس ضرورت کو پورا کیا؟ اور اس کا ثبوت کیا ہے کہ اس نے کوئی ضرورت پوری کی؟ کیا یہودیوں کے اخلاق اور عادات اور ایمان میں کوئی بھاری تبدیلی کر دی یا اپنے حواریوں کو تزکیہ نفس میں کمال تک پہنچایا؟ بلکہ ان پاک اصلاحوں میں سے کچھ بھی ثابت نہیں اور اگر کچھ ثابت ہے تو صرف یہی کہ چند آدمی طمع اور لالچ سے بھرے ہوئے اس کے ساتھ ہو گئے اور انجام کار انہوں نے بڑا ہی قابل شرم بے وفائیاں دکھلائیں اور اگر یسوع نے خودکشی کی تو میں اس سے زیادہ ہرگز تسلیم نہیں کروں گا کہ ایک ایسی بے وقوفی کی حرکت اس سے صادر ہوئی جس سے اس کی دانائیت اور عقل پر ہمیشہ کے لئے داغ لگ گیا۔ ایسی حرکت جس کو انسانی قوانین بھی ہمیشہ جرائم کے نیچے داخل کرتے ہیں کیا کسی عقلمند سے صادر ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں پس ہم پوچھتے ہیں کہ یسوع نے کیا سکھلایا اور کیا دیا؟ کیا وہ لعنتی قربانی جس کا عقل اور انصاف کے نزدیک کوئی بھی نتیجہ معلوم نہیں ہوتا۔

یاد رہے کہ انجیل کی تعلیم میں کوئی نئی خوبی نہیں بلکہ یہ سب تعلیم توریت میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کا ایک بڑا حصہ یہودیوں کی کتاب طالمود میں اب تک موجود ہے اور یہودی فاضل اب تک روتے ہیں کہ ہماری کتابوں سے یہ فقرے چرائے گئے ہیں۔ چنانچہ حال میں جو ایک فاضل یہودی کی کتاب میرے پاس آئی ہے۔ انہوں نے اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کئی ورق لکھے ہیں اور بڑے زور سے اسناد پیش کئے ہیں کہ یہ فقرات کہاں کہاں سے چرائے گئے۔ میں نے یہ کتابیں صرف میاں معراج دین کے لئے منگوائی تھیں مگر ان کی بدقسمتی ہے کہ وہ دیکھنے سے پہلے چھپے گئے۔ محقق عیسائی اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ درحقیقت انجیل یہودیوں کی کتابوں کے ان مضامین کا ایک خلاصہ ہے جو حضرت مسیح کو پسند آئی لیکن بالآخر یہ کہتے ہیں کہ مسیح کے دنیا میں آنے سے یہ غرض نہیں تھی کہ کوئی نئی تعلیم لائے۔ بلکہ اصل مطلب تو اپنے وجود کی قربانی دینا تھا۔ یعنی وہی لعنتی قربانی جس کے بار بار کے ذکر سے میں اس رسالہ کو پاک رکھنا چاہتا ہوں۔ غرض عیسائیوں کو یہ دھوکہ لگا ہوا ہے کہ شریعت توریت تک مکمل ہو چکی ہے اس لئے کہ یسوع کوئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ نجات دینے کے سامان لے کر آیا اور قرآن نے ناحق پھر ایسی شریعت کی بنیاد ڈال دی جو پہلے مکمل ہو چکی تھی۔ یہی دھوکہ عیسائیوں کے ایمان کو کھا گیا ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ بات بالکل صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ چونکہ انسان سہو و نسیان سے مرکب ہے اور نوع انسان میں عملاً احکام عملی طور پر ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتے اس لئے ہمیشہ نئے یاد دلانے والے اور قوت دینے والے کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن قرآن شریف صرف ان ہی دو ضرورتوں کی وجہ سے نازل نہیں ہوا۔ بلکہ وہ پہلی تعلیموں کا درحقیقت متمم اور مکمل ہے۔ مثلاً توریت کا زور حالاتِ موجودہ کے لحاظ سے عفو اور صبر اور درگذر پر ہے اور قرآن ان دونوں صورتوں میں محل شناسی کی تعلیم دیتا ہے۔ ایسا ہی ہر ایک باب میں توریت افراط کی طرف گئی ہے اور انجیل تفریط کی طرف۔ اور قرآن شریف وسط کی تعلیم کرتا اور محل اور موقعہ کا سبق دیتا ہے گو نفس تعلیم تینوں کتابوں کا ایک ہی ہے۔ مگر کسی نے کسی پہلو کو شد و مد کے ساتھ بیان کیا اور کسی نے کسی پہلو کو۔ اور کسی نے فطرت انسانی کے لحاظ سے درمیانہ راہ لیا جو طریق تعلیم قرآن ہے اور چونکہ محل اور موقعہ کا لحاظ رکھنا یہی حکمت ہے۔ سو اس حکمت کو صرف قرآن شریف نے سکھلایا ہے توریت ایک بیہودہ سختی کی طرف کھینچ رہی ہے* اور انجیل ایک بیہودہ عفو پر زور دے رہی ہے اور قرآن شریف وقت شناسی کی تاکید کرتا ہے

پس جس طرح پرستان میں آکر خون دودھ بن جاتا ہے۔ اسی طرح توریت اور انجیل کے احکام قرآن شریف میں آکر حکمت بن گئے ہیں۔ اگر قرآن شریف نہ آیا ہوتا تو توریت اور انجیل اس اندھے کے تیر کی طرح ہوتیں کہ کبھی ایک آدھ دفعہ نشانہ پر لگ گیا اور سو دفعہ خطا گیا۔ غرض شریعت قصوں کے طور پر توریت سے آئی اور شاخوں کی طرح انجیل سے ظاہر ہوئی اور حکمت کے پیرایہ میں قرآن شریف سے حق اور حقیقت کے طالبوں کو ملی......

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ قرآن ان تمام کمالات کا جامع ہے جن کی انسان کو تکمیل نفس کے لئے حاجت ہے اور توریت کی قرآن کے ساتھ یہ مثال ہے کہ جیسے ایک مسافر خانہ تھا وہ بڑی بڑی آندھیوں اور زلزلوں کے باعث سے گر پڑا۔ اور بجائے اس مسافر خانہ کے ایک اینٹوں کا ڈھیر لگ گیا۔ اور پاخانہ کی اینٹیں باورچی خانہ میں اور باورچی خانہ کی پاخانہ میں جا پڑیں اور سب مکان زیر و زبر ہو گیا۔ پس اس سرائے کے مالک کو مسافروں کے حال پر رحم آیا۔ سو اس نے فی الفور بجائے اس مسافر خانہ کے ایک ایسا عمدہ اور آرام بخش مسافر خانہ طیار کیا۔ جو اس پہلے سے بہتر اور مسافروں کے لئے نہایت آرام بخش مکانات اپنے اپنے قرینہ سے اس میں موجود تھے اور کسی طرز کے مکان کی کمی نہیں تھی اور مالک نے اس آخر الذکر مسافر خانہ کی تعمیر میں کچھ تو وہی اینٹیں اور لکڑی وغیرہ مسالح بہم پہنچایا۔ جو عمارت کامل طور پر کافی ہو سکتا تھا۔ سو قرآن شریف وہی دوسرا مسافر خانہ ہے جس کی آنکھیں ہوں دیکھ لے!

اس جگہ یہ اعتراض بھی دور کر دینے کے قابل ہے کہ جس حالت میں حقیقی اور کامل تعلیم یہی ہے جس میں محل اور موقعہ کی رعایت اور ہر ایک نکتہ معرفت کا استیفاء کے ساتھ بیان ہو۔ تو کیا سبب ہے کہ توریت اور انجیل دونوں اس سے خالی رہیں۔ اور قرآن شریف نے ان دونوں کو کمال تک پہنچایا تو اس کا جواب یہی ہے کہ یہ توریت اور انجیل کا قصور نہیں ہے بلکہ قوموں کی استعداد کا قصور ہے یہودی لوگ جن سے پہلے حضرت موسیٰؑ کو واسطہ پڑا وہ چار سو برس تک فرعون کی غلامی میں رہے تھے اور ایک مدت دراز تک ظلم کے تختہ مشق رہ کر عدل اور انصاف کی حقیقت سے بے خبر ہو گئے تھے۔ یہ ایک فطرتی قاعدہ ہے کہ اگر بادشاہ وقت جو مؤدّب اور آموزگار کے حکم میں ہوتا ہے عادل ہو تو رعایا کے دل پر عدل کا پرتوہ پڑتا ہے اور طبعاً وہ بھی خلق عدل کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور تہذیب اور شائستگی ان میں پیدا ہو کر عادلانہ صفات اپنا جلوہ دکھاتی ہیں۔ لیکن اگر بادشاہ ظالم ہو تو رعایا بھی اس سے ظلم اور تعدی کا سبق سیکھتی ہے اور اکثر ان کی صفتِ عدل سے محروم ہوتی ہے۔ پس یہی حال بنی اسرائیل کا ہوا کہ وہ لوگ ایک مدت دراز تک فرعون جیسے ظالم بادشاہ کی رعایا رہ کر اور طرح طرح کے ظلم اٹھا کر عدل کی کیفیت سے بالکل غافل ہو گئے۔ سو حضرت موسیٰؑ کا یہ فرض تھا کہ ان کو سب سے پہلے عدل کا سبق دیں اس لئے توریت میں عدل کی حفاظت کے لئے بڑے شد و مد سے آیات پائی جاتی ہیں ہاں رحم کی آیات کا بھی توریت میں چند مقام ہے لیکن اگر غور سے دیکھو تو ایسی آیتیں بھی عدل کی حدود کی نگہداشت کے لئے اور ناجائز جذبات اور بے جا کینوں کے روکنے کے لئے بیان فرمائی گئی ہیں اور ہر جگہ اصل مدعا تو یہی عدل اور انصاف کی نگہداشت ہے۔ لیکن انجیل پڑھنے سے یہ مدعا معلوم نہیں ہوتا بلکہ انجیل میں عفو اور ترک انتقام پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور جب ہم انجیل کو تدبر اور عمیق نگاہ سے دیکھتے ہیں تو اس کے سلسلہ عبارت سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ اس کتاب کا لکھنے والا اپنے مخاطبین کی نسبت یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ لوگ طریق مروّت اور صبر اور ترک انتقام سے بالکل دور اور مہجور ہیں اور چاہتا ہے کہ ان کے ایسے دل ہو جائیں کہ انتقام لینے کے خواہش مند نہ ہوں اور صبر اور برداشت اور عفو اور درگذر کی عادت کریں۔ اس کا یہی سبب ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وقت میں یہودیوں کی اخلاقی حالت میں بہت فتور آگیا تھا اور مقدمہ بازی اور کینہ کشی میں انتہا تک پہنچ گئے تھے اور اس بہانہ سے کہ ہم قانون عدل کے حامی ہیں رحم اور درگذری کی خصلتیں بالکل ان میں سے دور ہو گئی تھیں سو انجیل کی نصیحتیں قانون مختص الزمان اور مختص القوم کی طرح ان کو سنائی گئی تھی۔ مگر یہ دائمی قانون کی تصویر تھی اس لئے قرآن نے ان کو دور کر دیا

جس وقت ہم قرآن شریف کو غور سے دیکھتے ہیں اور صاف دل سے اس کے مقصد کی گہرائی تک چلے جاتے ہیں تو ہمیں صاف دکھائی دیتا ہے کہ قرآن نے نہ تو توریت کی طرح انتقام اور سختی پر ایسا زور ڈالا ہے کہ جیسا توریت کی روایتوں اور قانون

---

* یہ سختی اور نرمی اپنے اپنے زمانہ اور قوم کی موجودہ حالت کے لحاظ سے مناسب تعلیم تھی مگر حقیقی تعلیم نہیں تھی جو تا ابد تک رہ سکے۔

قصاص سے ثابت ہوتا ہے اور نہ انجیل کی طرح یک دفعہ عفو اور صبر اور درگذر کی تعلیم پر گرتا ہے بلکہ بار بار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیتا ہے۔ یعنی یہ حکم دیتا ہے کہ جو امر عقل اور شرع کی رو سے بہتر اور محل پر ہو اس کو بجالاؤ اور جس پر عقل اور شرع کا اعتراض ہو اور منکرات میں سے ہو اس سے دست بردار ہو جاؤ۔ سو قرآن شریف کے دیکھنے سے ایسا پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے قوانین اور حدود اور اوامر کو علم کے رنگ میں ہمارے دلوں میں جمانا چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ شخصی امر اور نہی کے زندان میں ہمیں محبوس کرنا نہیں چاہتا بلکہ اپنی پاک شریعت کو قواعد کلیہ کے طور پر بیان کر دیتا ہے۔ مثلاً وہ ایک کلام کلی کے طور پر حکم فرماتا ہے کہ تم معروف کو بجالاؤ اور منکر سے کشکش ہو جاؤ۔ سو یہ دو کلمے یعنی معروف اور منکر ایسے جامع کلمے ہیں جو شریعت کے قوانین کو علمی رنگ میں لے آتے ہیں اور اس تعلیم سے ہر ایک محل میں یہ سوچنا پڑتا ہے کہ حقیقی نیکی کیا ہے۔ مثلاً اس وقت جو زید نے ہمارا ایک گناہ کیا ہے تو کیا اس کو مارنا بہتر ہے یا عفو کرنا اور ایک سائل جو ہم سے ہزار روپیہ اس غرض سے مانگتا ہے کہ وہ اس روپیہ سے اپنے لڑکے کی دھوم دھام سے شادی کرے اور آتشبازی اور گانے والی عورتیں اور دوسرے باجوں کے ساتھ اپنے خاندان کے رسوم کے موافق اس رسم کو ادا کرے تو کیا ہم ہزار روپیہ اس کو دے سکتے ہیں مگر ہمیں امر معروف اور نہی منکر کے قاعدہ کے لحاظ سے سوچ لینا چاہیئے کہ ایسی سخاوت سے ہم کس شخص کی مدد کرتے ہیں۔ غرض اسی طرح قرآن شریف نے ہمارے دین اور دنیا کی بہبودی کے لئے ہمارے ہر ایک کار خیر میں محل اور موقعہ کی قید لگا دی ہے۔

(سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب)

## لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

مشین گن کو گولی بارود ملتا ہے تو وہ امت کے لئے مہلک ہے اگر نہیں تو معاملہ ختم ہے اور معاصر پیغام صلح اور الفضل کو اس مسئلے پر غور کرنا چاہیئے۔ ظلی بروزی اور ولایت و محدثیت کی بحث بے کار ہے۔" (ایشیا لاہور)

ان اقتباسات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملک صاحب کی نیت کسی علمی بحث کی نہیں ہے بلکہ آپ کی نیت خالصتاً احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر کے ملک کے امن و امان کو برباد کرنا ہے۔ اگر آپ کی نیت بخیر ہوتی تو آپ "کفر دون کفر" کے اسلامی مسئلہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے حالانکہ ہم نے الفضل کی ایک حالیہ اشاعت میں کتاب "اسلامی نظریہ" کے ایک طویل حوالہ سے علمی بحث کے رنگ میں اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی تھی اگر آپ کو اس پر کوئی اعتراض تھا تو اس کی وجوہات بیان کرتے۔ اس طویل حوالہ میں قرآن کریم حدیث اور علماء کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایک کلمہ گو یعنی اسلامی اصولوں میں کلی بے عملی ظاہر کر کے بھی محض کلمہ گوئی کی وجہ سے امت محمدیہ میں شامل رہ سکتا ہے۔

جیسا کہ مودودی صاحب اور ان کے رفیق مولانا امین احسن اصلاحی نے بھی تحقیقاتی عدالت کے سامنے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے اور سیاسی مسلمان اور حقیقی مسلمان میں تفریق کی ہے۔

الغرض یہ تفریق اسلام میں مسلمہ ہے صرف اسلام ہی میں نہیں بلکہ ہر مذہب میں مسلم ہے۔ ایک شخص کلی طور پر بے عمل ہو کر بھی اس مذہب کا پیرو کہلا سکتا ہے۔ اگر ملک صاحب کے پیش نظر محض فتنہ طرازی نہ ہوتی تو وہ اس مسئلہ پر غور کرتے اور جو کچھ احمدیوں نے اپنا موقف بیان کیا تھا اس کو تسلیم کرتے لیکن آپ کا مقصد تو محض فتنہ طرازی ہے اور کچھ نہیں۔ اس لئے آپ علمی بحث سے تو گریز کرتے ہیں مگر ہر امر کو فتنہ طرازی کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں

افسوس ہے کہ یہ لوگ جو قوم کے رہنما بنتے ہیں ابھی تک یہ بھی نہیں سمجھ سکے کہ آج مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں سیاسی اتحاد و اتفاق کتنا ضروری ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر کلمہ گو کو کم از کم سیاسی لحاظ سے مسلمان سمجھا جائے اور ہر فرقہ کو اس کے انفرادی عقائد میں آزاد رہنے دیا جائے جس کو وہ حقیقی اسلام سمجھتا ہے یہی بات کئی بار حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریروں میں بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے لیکچر شملہ میں ۱۹۲۷ء میں فرمایا ہے۔

"میں نے مسلمانوں کو بار بار اتحاد اسلامی کی تحریک کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ اس قسم کے جھگڑوں میں اغراض مشترکہ میں اتحاد کے وقت نہ پڑیں ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے ہم اس سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی اتحاد کریں۔

میں نے مسلمانوں کی جو سیاسی تعریف کی ہے اسے تمام دوسرے لوگوں نے بھی صحیح سمجھا ہے مجھے مسلمانوں پر تعجب ہوگا اگر وہ اس حقیقت پر غور نہ کریں (۴)

## ربوہ میں منعقدہ سالانہ ضلعی ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ ضلع جھنگ کے جملہ ہائی سکولوں کے کھیلوں کے مختلف میچ آج بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈز میں جاری رہے۔ لالیاں اور چنیوٹ کے طلبہ اساتذہ اور دیگر اصحاب بھی بڑی کثرت سے میچ دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ آج کی کھیلوں کے نتائج درج ذیل ہیں:۔

**فٹ بال:۔** فٹ بال کا پہلا میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴ کے درمیان ہوا۔ ——— تعلیم الاسلام ہائی سکول دو گول سے جیت گیا۔ فٹ بال کا دوسرا میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور اصلاح ہائی سکول چنیوٹ کے درمیان ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ میچ بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ۲ گول سے جیت لیا۔

**ہاکی:۔** یہ میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور اصلاح ہائی سکول چنیوٹ کے درمیان ہوا تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ایک گول سے جیت گیا۔

**کبڈی:۔** یہ میچ ڈی بی ہائی سکول لالیاں اور ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴ کے درمیان ہوا۔ ڈی بی ہائی سکول لالیاں ۱۸ پوائنٹ سے جیت گیا۔

**کرکٹ:۔** اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ کی ٹیم اپنی پہلی اننگ میں ۵۴ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ اس کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹیم نے اپنی دوسری اننگ شروع کی اور صرف چھ وکٹ پر ۲۹ رنز بنا کر کھیل کے خاتمہ کا اعلان کر دیا۔ بعد ازاں اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ نے اپنی دوسری اننگ شروع کی اس کے ۵ کھلاڑی ۲۸ رنز بنا کر آؤٹ ہو چکے ہیں۔ کھیل ابھی جاری ہے۔

**ایتھلیٹکس:۔** ان مقابلوں کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

| مقابلہ | پوزیشن | نام | سکول |
|---|---|---|---|
| ۱۔ ۲۲۰ گز کی دوڑ:۔ | اوّل | دلدار احمد | اصلاح ہائی سکول چنیوٹ |
| | دوم | امان اللہ | تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ |
| ۲۔ گولہ پھینکنا:۔ | اوّل | محمد علی | ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴ |
| | دوم | ثناء اللہ | ڈی بی ہائی سکول لالیاں |
| ۳۔ ڈسکس تھرو:۔ | اوّل | صاحب خان | ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴ |
| | دوم | نعیم احمد | تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ |
| ۴۔ ہیمر تھرو:۔ | اوّل | علی احمد | ڈی بی ہائی سکول لالیاں |
| | دوم | ملک رفیق احمد | تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ |
| ۵۔ جیولن تھرو:۔ | اوّل | نعیم احمد | تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ |
| | دوم | حمید اللہ | 〃 〃 〃 |
| ۶۔ لانگ جمپ:۔ | اوّل | ولایت خان | ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴ |
| | دوم | امان اللہ | تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ |

(خاکسار سمیع اللہ ایم۔ اے۔ اسسٹنٹ سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

## دعائے نعم البدل

(۱) عزیزم برادرم لیفٹیننٹ کمانڈر منظور الحق صاحب پاکستان نیوی کا لڑکا عزیز منصور الحق ایک طویل علالت کے بعد بتاریخ ۲۳ اکتوبر بروز جمعہ مالک حقیقی سے جاملا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ والدین اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ احباب نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں (قاضی محمد رفیق)

(۲) میرے دوست مکرم سید صدیق احمد شاہ صاحب کراچی کی لڑکی بشریٰ عمر ۳ سال مورخہ ۲۰/۱۰/۵۹ کو وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل عنایت فرمائے آمین۔ (محمود احمد سعید واقف زندگی ربوہ)

(۳) میرا بچہ محمد اسلم عمر پانچ سال ۱۲/۱۰/۵۹ کو اچانک بیمار ہوا اور اپنے حقیقی مولا سے جاملا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا کرے اور صبر جمیل بخشے (گیانی محمد صدیق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کلاسوالہ)

(۴) میری بات کو اچھی طرح سمجھ لو میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو فرقہ اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے اور قرآن مجید کی شریعت کو منسوخ قرار نہیں دیتا اس سے اتحاد کر لو۔ قومی برکات اور انعام قومی اتحاد کی روح سے وابستہ ہیں۔"

## درخواست دعا

میری ہمشیرہ عزیزہ بیگم کا بخار ابھی تک نہیں ٹوٹا سب بھائی بہنوں سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مریم بیگم بنت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم۔ دارالہجرت ربوہ)

# مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کے ماہانہ اجلاس کی مختصر رُوداد

## حضرت ابراہیمؑ کے اسلوبِ بیان پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کا مبسوط مقالہ

مؤرخہ ۲۰ اکتوبر ساڑھے چار بجے شام مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کا ماہانہ اجلاس زیرِ صدارت مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جامعہ کے ہال میں منعقد ہوا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی۔ ان کے بعد علی صالح صاحب (افریقن) نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد مکرم و محترم جناب مولانا ابو العطاء صاحب نے اپنا مقالہ پیش کیا۔ آپ کے مقالہ کا عنوان "حضرت ابراہیمؑ کا اسلوب کلام" تھا۔ مکرم جناب مولوی صاحب نے اپنے خاص اندازِ کلام میں حاضرین کے سامنے اس موضوع کو پیش کیا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے

اپنے مقالہ کو شروع کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ آج سے تقریباً سوا چار ہزار برس پیشتر ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ بت پرستوں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے چچا نے پرورش کی۔ کہ بھتیجا بڑا ہو کر بت پرستی میں ہاتھ بٹائیگا۔ لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ یہ بتوں کا دشمن ہوگا۔ بچپن میں ہی ایک دفعہ آپ دکان پر بیٹھے تھے کہ ایک سفید ریش بوڑھا بت خریدنے کے لئے آیا تو آپ نے اسے کہا کہ کیا تو اس بت کی پوجا کرے گا جو ابھی کل بنایا گیا ہے۔ اس ایک واقعہ سے آپ کی اٹھان کا پتہ چلتا ہے۔ آخر کیوں نہ ہوتا آپ کو نبی بنایا جانا تھا۔ سچ ہے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔

حضرت ابراہیمؑ کے اسلوبِ کلام کا ذکر کرنے سے پیشتر مکرم مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے انبیاء کو ایسا اندازِ کلام عطا کرتا ہے کہ مخالفین ان کے سامنے گنگ ہو جاتے ہیں۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء اپنے زمانہ کے کلام کے موجد ہوتے ہیں اور ہر نبی اپنے وقت کا ابو الکلام ہوتا ہے اور اس کی آمد کے بعد اُسی کا کلام رواج پاتا ہے۔ اسی اصل کے ماتحت حضرت ابراہیمؑ اپنے زمانہ کے ابو الکلام تھے۔ اسرائیلی روایت اور بائیبل میں جو آپ کا اسلوبِ کلام بیان کیا گیا ہے وہ قرآن کریم کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ ان ہی قدیم روایتوں کی وجہ سے احادیث کے راویوں سے بھی غلطی ہوئی ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ ہر آدمی کا ایک مخصوص طرزِ کلام

ہوتا ہے جس سے ناواقفیت کے باعث کوئی پوری طرح اس کلام کے مفہوم کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور بعض اوقات اسی طرزِ کلام سے ناواقفیت کے باعث جھگڑے ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کے متعلق قرآن کریم کہتا ہے کہ آپ بہت زیادہ حلیم تھے چنانچہ آپ کو اواہٌ منیب کہا گیا ہے۔ اس وجہ سے آپ کو دوسروں کے جذبات کا بہت خیال ہوتا تھا۔ آپ ایسے طور پر بات کرتے کہ جس میں حقیقت پسندی کے مظاہر کے ساتھ ساتھ یہ بھی مدنظر ہوتا کہ مخاطب کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔ چنانچہ حضرت اسمٰعیلؑ کی بیوی کو یہ کہہ جانا کہ وہ حضرت اسمٰعیلؑ کو دہلیز بدلنے کے لئے میرا پیغام دیدیں اس کی عمدہ مثال ہے۔

آپ حقائق کو عملی صورت میں دیکھنے کے لئے بے تاب رہتے تھے۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے سوال کیا ربِّ ارنی کیف تحی الموتیٰ قال اولم تؤمن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی۔ یعنی اے میرے خدا تو مجھے دکھا کہ کس طرح تو مُردوں کو زندہ کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے کہا کیا تجھ کو ایمان نہیں۔ آپ نے کہا کیوں نہیں لیکن اپنے دل کی تسلی کے لئے دلیل چاہتا ہوں آپ کی کلام میں ایک امتیازی خاصہ یہ تھا کہ مخالف کے مسلّمات اور عقائد کو مدنظر رکھ کر ایسے الفاظ میں وار کرتے تھے کہ وہ حیران و ششدر رہ جاتا۔ آپ کی معقول بحث کے آگے سب مخالف عاجز تھے۔

آپ ایسے عمدہ پیرائے میں گفتگو کرتے کہ معمولی ذہن کا آدمی بھی اسے آسانی سے اخذ کر لیتا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر ستارہ کو دیکھ کر یہ کہنا ھٰذا ربی۔ لیکن جب ڈوب گیا تو کہا کہ انی لا احبُّ الآفلین اسی طرح پھر چاند کے متعلق اور پھر سورج کے متعلق کہا۔ ہر آدمی کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ انی لا احبُّ الآفلین ستارہ پرستی کے خلاف یہ ایک بہت بڑی دلیل تھی۔

بعض مفسّرین نے آپ کے اسلوب کلام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے آپ کی مقدس ذات کی طرف تین جھوٹ منسوب کئے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے آپ کو انہ کان صدیقاً نبیاً کہا ہے چنانچہ ایک بتوں کے توڑنے والا واقعہ ہے۔ حالانکہ اس میں جھوٹ بول سکنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ پہلے خود ہی کہہ چکے تھے کہ تاللہ لاکیدن اصنامکم اور مشرکوں کو بھی یقین تھا کہ یہ کام ابراہیمؑ کا ہے

اصل میں اس واقعہ میں حضرت ابراہیمؑ نے بڑی حکمت سے کام لیا تھا۔ آپ نے سب بتوں کو توڑ دیا لیکن بڑے بت کو نہ توڑا۔ اور اس فعل سے وہ مشرکین کے ذہنوں سے ان بتوں کی بے چارگی کا اقرار کروانا چاہتے تھے۔ چنانچہ جب مشرکوں نے آکر پوچھا أأنت فعلت ھٰذا بالھتنا تو آپ نے جواب دیا کہ کبیرھم ھٰذا اگر ان کا بڑا ابھی آپ کے سامنے صحیح و سالم ہے تم اس سے کیوں نہیں پوچھتے۔ گویا تمہیں مسلّم ہے کہ وہ بے چارہ نہیں بتا سکے گا۔ اسی طرح تم جو ابھی تک ان زخمی بتوں کو اپنے معبود کہہ کر پکارتے ہو تو پھر فاسئلوھم ان کانوا ینطقون غور سے دیکھا جائے تو کتنی پختہ دلیل ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اس دلیل کے آگے بالکل عاجز آگئے۔ اور چونکہ کوئی جواب بن نہ آیا اس لئے کہہ دیا حرّقوہ وانصروا الھتکم۔

مکرم مولوی صاحب کا یہ قیمتی مقالہ چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد میں دلچسپ سوالات کا سلسلہ تقریباً دس منٹ تک رہا۔ آخر میں مکرم صدر صاحب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عجیب بات ہے کہ قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صدیق کہا۔ لیکن ہمارے مفسّرین نے اسرائیلی روایات کی تقلید کی وجہ سے اس مقدس نبی کی طرف تین جھوٹ منسوب کر دیئے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کرائی اور جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

(عبد الشکور سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

## درخواستہائے دعا

(۱) میری بھابی صاحبہ پانچ روز سے غشی کے دورے میں مبتلا ہیں۔ ہر پانچ گھنٹے کے بعد دورہ پڑتا ہے کمزور بہت ہوگئی ہیں۔ احباب مریضہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(چوہدری محمد اکرم گوندل قائد خدام الاحمدیہ شادیوال ضلع گجرات)

(۲) میری بچی امۃ النصیر ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہے احباب سلسلہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (ظفر اللہ خان۔ نواب شاہ)

(۳) ٹھیکیدار عبد الحق صاحب سیکرٹری مال کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔ ایک ہفتہ سے بعارضہ ہیضہ سخت کمزور ہو گئے ہیں۔ نیز دوسرے احباب کلاسوالہ بھی ملیریا کا شکار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صحت عطا فرمائے آمین

(صوفی اقبال احمد۔ کلاسوالہ)

(۴) بزرگوارم مکرم ماسٹر نذیر احمد خانصاحب رحمانی کئی دنوں سے شدید بیمار ہیں بزرگانِ سلسلہ و احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے آمین۔

(سمیع اللہ ایم اے "آشیانہ" ربوہ)

(۵) میرے والد محترم چوہدری دین محمد صاحب بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا کرے

(عبد الستار دار الصدر غربی۔ ربوہ)

من بنی للہ مسجدًا بنی اللہ لہ بیتًا فی الجنۃ

## ممالکِ بیرون میں تعمیرِ مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) بڑے تاجر۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) ملازمین ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ½ دیں

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر۔ دیگر پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) صناع۔ مستری، لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔

پیشکردہ:۔ وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

## مجلس خدام الاحمدیہ رلیوکے کا وقارِ عمل

۱۔ ۱۸ خدام نے ۱۰۰ کرم لمبی اور ۳ کرم چوڑی اور ۲ فٹ اونچی سڑک تیار کی۔

۲۔ ۱۱ خدام نے سیلاب کے دنوں میں ایک نادار شخص کے کچے مکان کو از سرِ نو تعمیر کیا۔

۳۔ ۲۲ خدام نے ۱۲ غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ مل کر مقامی قبرستان کے اردگرد ۴ فٹ اونچی ۳ فٹ چوڑی دیوار تیار کی۔ قبرستان کا رقبہ ۱½ ایکڑ ہے۔

۴۔ ۱۴-۷-۵۹ کو ۱۰۰ کرم لمبی۔ ۳ کرم چوڑی اور ۲ فٹ اونچی کچی سڑک تیار کی۔ باوجود موسم کی خرابی کے خدام نے ۵ گھنٹے کام کیا۔

۵۔ ۲۲-۷-۵۹ کو ۱۱ خدام نے مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب کی قیادت میں ۳ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں ۶ گھنٹے لگاتار کام کر کے ایک کچی جھونپڑی از سرِ نو تیار کی۔ جھونپڑی کے کام کی تفصیل درج ذیل ہے ایک دیوار ۱۳ لمبی ۔ ۱½ چوڑی ۔ ۶ فٹ اونچی

" ۱۰ لمبی ۔ ۱½ چوڑی ۔ ۵ فٹ اونچی

اور ۳ پختہ ستون

(محمد رفیق مہتمم وقارِ عمل رلیوکے)

## شعبہ خدمتِ خلق خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی مساعی

۱۔ ایک غیر از جماعت دوست کی درخواست پر خدام نے ان کے گرے ہوئے مکان کا سینکڑوں من ملبہ اٹھا کر نئی تعمیر کے لئے [illegible] دیں کھود دیں۔ جن کی لمبائی ۶۰ فٹ چوڑائی ۳ فٹ اور گہرائی ۵ فٹ تھی۔ اور دو خدام معماروں نے اس کی بنیادیں اٹھائیں۔

۲۔ موضع پکا گڑھا میں ایک عام گذرگاہ کو خدام نے درست کیا تھا۔ اسی گاؤں سے خدام سیالکوٹ کو ادویات لانے کے لئے کہا گیا۔ چنانچہ ۲۰-۹-۵۹ بروز سوموار خدام کا ایک وفد بابو محمد اقبال صاحب زعیم انصار اللہ کی سرکردگی میں موضع پکا گڑھا پہنچا اور گاؤں میں [illegible] کرا دی۔ کہ جن لوگوں کو دواء کی ضرورت ہے۔ وہ آ کر حاصل کریں اس طرح اسی روز ۸۰ مریضوں میں مفت دواء تقسیم کی گئی۔

(مہتمم خدمتِ خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## تعزیت کا شکریہ

بہنوں۔ بھائیوں اور بزرگوں نے میرے شوہر۔ صوبیدار میجر بشیر احمد صاحب مرحوم کی وفات پر گہری ہمدردی کا مجھ سے یا میرے بھائی جان سے اظہار کیا ہے۔ اور خود تشریف لا کر یا خطوط اور تاروں کے ذریعہ سے میری ڈھارس بندھائی ہے۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور مجھے صبر و استقلال کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ مجھ میں اتنی سکت نہیں کہ میں فرداً فرداً جواب ان کا دے سکوں۔ اس لئے سر دست اسی تحریر کے ذریعہ جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتی ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ درخواست کرتی ہوں۔ کہ میں اور میرے بچے ہر وقت بہن بھائیوں اور بزرگوں کی دعاؤں کے محتاج ہیں۔

نور بیگم (ہمشیرہ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ربوہ)

## اعلان دارالقضاء

مکرم کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب منٹگمری نے درخواست دی ہے کہ میرے محترم و مکرم والد صاحب خان عظیم احمد خان صاحب آف فیض اللہ چک۔ حال منٹگمری بتاریخ ۱۴-۱-۵۹ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی امانت تحریک جدید کھاتہ ۹۹۸ میں مبلغ -/۱۰۹۰ روپے موجود ہیں مرحوم کے ورثاء میرے علاوہ میری والدہ صاحبہ اور ایک ہمشیرہ صاحبہ ہیں۔ مذکورہ بالا امانتی رقم مرحوم کے حساب حصّہ جائیداد میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام منتقل کر دی جائے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اُمید ہے کہ میری والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ کو بھی اعتراض نہ ہوگا۔ پس اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

## ولادت

مورخہ ۸ر اکتوبر کو میرے خالو جان محترم سید سلیم الجابی صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطاء فرمایا۔ نومولود شیخ محمد لطیف صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادمِ دین اور درازیٔ عمر بخشے۔ نیز والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ماموں احمد

سٹوڈنٹ ایف ایس سی ربوہ

## سلسلہ کے چھوٹے سے چھوٹے نقصان کی تلافی کا جذبہ

تحریک جدید کے ایک مجاہد چندہ تحریک جدید کی یاددہانی بذریعہ رجسٹری وصول پا کر تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ کی چٹھی رجسٹری کی صورت میں دیکھ کر اپنے دل میں سخت شرمندگی اور ندامت محسوس کی کہ میرے گناہوں نے ناحق سلسلہ پر رجسٹری کے خرچ کا بوجھ لاد دیا۔ لہٰذا آج ۲۰-۹-۵۹ کی صبح کو فی الفور وعدہ کی ادائیگی کا بندوبست کیا۔ اور سلسلہ کے رجسٹری کے خرچ کو اپنا گناہ سمجھتے ہوئے اس کی تلافی کے لئے مزید -/۵ روپیہ کا اضافہ کر کے بجائے -/۱۴۵ روپیہ کے -/۱۵۰ روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیئے ہیں۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## کمیشن پاکستان آرمی سپلیمنٹری آفیسرز ریزرو پہلا داخلہ ۵۹ء

منتخب اُمیدواران کمیشن لے کر اپنے معمولی کاروبار یا غیر فوجی ملازمت کو جاری رکھیں گے۔ ہر سال ایک ماہ کی فوجی ٹریننگ انہیں دی جائیگی اور ایمرجنسی کے وقت انہیں فوج میں حاضر ہونا ہوگا۔ پہلا انٹرویو سکریننگ بورڈ لیگا۔ کامیاب امیدواران کا آخری ٹسٹ و انٹرویو جنرل ہیڈکوارٹرز سیلیکشن کمیٹی لیگی۔ دوران ٹریننگ تنخواہ و الاؤنس حسب رینک۔

شرائط۔ پاکستانی :- (۱) میٹرک یا سینئر کیمبرج (۲) متعلقہ ٹیکنیکل ڈگری۔ عمر ۳۱-۱۰-۵۹ کو ۲۴ تا ۳۵۔ درخواستیں ۳۱-۱۰-۵۹ تک نزدیک ترین ملٹری ڈویژن میں۔ مجوزہ فارم ہائے درخواست و ہدایات نزدیک کے دفتر بھرتی سے حاصل ہوں۔

(ناظر تعلیم)

## ۱۔ ویسٹ پاکستان پولیس میں بھرتی سارجنٹس

تنخواہ ۱۸۵ ـ ۱۰ ـ ۱۹۵ ـ ۱۵ ـ ۱۵/۲۵۵ ـ -/۳۰۰۔ الاؤنس علاوہ دورانِ ٹریننگ ¾ تنخواہ۔ الاؤنس علاوہ۔

شرائط:- ایف اے یا سینئر کیمبرج۔ ½ ۱۷ عمر ۱۸ تا ۲۱ قد "۷-'۵۔ چھاتی "۳۳ پھیلاؤ "½ ۱۔

درخواستیں ۱۵-۱۱-۵۹ تک مصدقہ نقول سندات بنام ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس ویسٹ پاکستان لاہور

(پ۔ ٹ ۲۴-۱۰-۵۹)

## ۲۔ امتحان داخلہ پاکستان ایئرفورس

جی ڈی (پائلٹ) برانچ کا امتحان داخلہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ پرچہ اوّل انگلش۔ پرچہ دوم ریاضی (حساب۔ الجبرا و جیومیٹری) پرچہ سوم جنرل نالج و جنرل سائنس۔

(پ۔ ٹ ۲۴-۱۰-۵۹)

(ناظر تعلیم)

## دعائے مغفرت

۱۔ مکرم چوہدری غلام خاں صاحب ساکن موضع سیال ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۹-۱۰-۵۹ کو طویل علالت کے بعد بقضاء الٰہی فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم مخلص اور پارسا اور اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ جنازہ میں ¾ احمدی دوست شامل ہوئے۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

(محمود احمد باجوہ معلّم حلقہ چونڈہ ۶۵ ضلع سیالکوٹ)

## درخواستِ دُعا

مستری جان محمد صاحب اور ان کے لڑکے نذیر احمد صاحب ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ نہایت پریشان ہیں۔

احباب جماعت۔ بزرگانِ سلسلہ خصوصاً درویشانِ قادیان کی خدمت میں دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔

(مستری رحمت اللہ آف جوہل)

ربوہ

# ملک بھر میں گندم کا راشن ختم ہو جانے کا امکان

## دو ہفتے تک نئی پالیسی تیار کر لی جائے گی

کراچی ۲۷ر اکتوبر:۔ مسٹر حفیظ الرحمٰن وزیر خوراک و زراعت نے کہا ہے۔ کہ حکومت گندم سے متعلق ایسی نئی پالیسی اختیار کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ جس کے مطابق اس امر کا بھی امکان ہے۔ کہ ملک بھر میں گندم کے راشن کا بالکل خاتمہ ہو جائے۔ مسٹر حفیظ الرحمٰن کل بتیرے پہر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

آپ نے کہا حکومت پاکستان حکومت امریکہ سے گفت و شنید کر رہی ہے۔ تاکہ یہ معلوم کر سکے۔ کہ امریکہ غلے کا ذخیرہ قائم کرنے کے سلسلے میں کس حد تک امداد دے سکتا ہے۔ آپ نے کہا ملک میں گندم کی آزاد مارکیٹ کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ کہ حکومت کے پاس غلے کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہو تاکہ ملک کے جس حصے میں بھی قیمتیں چڑھتی نظر آئیں عوام کا اعتماد بحال کرنے کے لئے وہاں غلے کی کثیر مقدار بہم پہنچائی جا سکے۔

وزیر خوراک نے ایک سوال کے جواب میں کہا گندم سے متعلق نئی پالیسی کے بارے میں دو ہفتے تک کوئی فیصلہ کیا جائیگا۔ اس وقت تک حکومت پاکستان غالباً امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے ادارے سے کوئی معاہدہ کرنے گی۔ تاکہ امدادی پروگرام کے مطابق امریکہ سے گندم حاصل کر سکے۔

وزیر خوراک نے کہا کہ ہو سکتا ہے حکومت مشرقی پاکستان کے بعض چھوٹے شہروں میں چاول کا راشن بھی ختم کر دے۔ اور اس امر کا بھی امکان ہے۔ کہ بڑے بڑے شہروں میں چاول کے راشن کے طریقے کی کچھ اصلاح کر دی جائے۔ تاکہ وہ زیادہ آزاد ہو جائے۔ آپ نے کہا اگر امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے ادارے سے معاہدہ ہو گیا۔ تو اس صورت میں حکومت ضرورت کے مطابق گندم کی غیر محدود مقدار امریکہ سے حاصل کر سکے گی۔ آپ نے کہا اس تجویز کے مطابق اس امر کا تو امکان ہے۔ کہ مغربی پاکستان میں گندم کا راشن بالکل ختم کر دیا جائے کیونکہ گندم تعاون کے پروگرام کے مطابق امریکہ سے حاصل کر لی جائے گی۔ لیکن اس امر کا کوئی امکان نہیں ہے۔ کہ مشرقی پاکستان میں بھی چاول کا راشن بالکل ختم ہو جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ تعاون کے پروگرام کے مطابق امریکہ سے ہمیں چاول دستیاب نہیں ہو سکے گا۔ چاول کے لئے بدستور ہمیں زرمبادلہ خرچ کرنا پڑیگا۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ابھی تک ہم مغربی پاکستان میں بھی گندم کی فراہمی اور تقسیم کا اچھی طرح جائزہ لے رہے ہیں۔ اگر ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ امریکہ سے گندم کے حصول کے بعد ہم حالات پر پوری طرح قابو رکھ سکیں گے۔ تو اس صورت میں مغربی پاکستان میں گندم کا راشن ختم کر دیں گے اور اگر ہمیں یہ معلوم ہوا۔ کہ ہم حالات پر قابو نہیں پا سکیں گے۔ تو اس صورت میں ہم راشن جاری رکھیں گے۔ آپ نے ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہا اس وقت تک کے اندازے کے مطابق مغربی پاکستان کو گندم کے لحاظ سے خود کفیل بننے کے لئے سالانہ پانچ لاکھ ٹن گندم درآمد کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر امریکہ سے اتنی گندم کے حصول کا اطمینان ہو جائے تو راشن ختم کرنے کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مشرقی پاکستان کی صورت حال بالکل مختلف ہے۔ اگر وہاں راشن کا طریقہ ختم کر دیا جائے تو ہمیں چاول پر بہت زیادہ زرمبادلہ خرچ کرنے کی ضرورت پڑیگی۔ آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ دونوں صوبوں میں اناج کی حالت تسلی بخش ہے اور مشرقی پاکستان کے لئے برما سے چاول درآمد کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح بقدر ضرورت مغربی پاکستان کے لئے گندم درآمد کرنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا پچھلے سال آئی سی اے کی وساطت سے چار لاکھ ٹن گندم حاصل کی گئی تھی۔ آپ نے کہا مشرقی پاکستان میں مونگ پھلی آلو۔ سرسوں اور شکر قندی کی پیداوار بڑھانے کے پروگرام پر پورا عمل کیا جا رہا ہے۔ اس صوبے میں آلوؤں کے لئے ذخیرہ خانے بھی کھولے جائیں گے۔ جلد ہی اس صوبے کے مختلف علاقوں میں بجلی کے چھ سو مزید پمپ لگا دیئے جائیں گے۔ تاکہ آبپاشی کی مزید سہولتیں فراہم کی جا سکیں۔ مغربی پاکستان کے نہری علاقوں میں پچیس فی صد گندم زیادہ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ تیس ہزار ٹن مصنوعی کھاد درآمد کی جائے تاکہ بہتر فصلیں پیدا کی جا سکیں۔ داؤد خیل کی تیار کردہ کھاد بھی تقسیم کی جاتی رہے گی۔ مغربی پاکستان میں بھی آلو کی پیداوار بڑھا دی جائیگی اور عوام میں تحریک پیدا کی جائے گی۔ کہ وہ آلو اور مچھلی کو خوراک کا جزو بنائیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے سے کہا جائیگا۔ کہ وہ کراچی سے مغربی پاکستان کے مختلف مقامات کو جانے والے ٹھنڈے ڈبوں کا انتظام کرے تاکہ کراچی کی مچھلی مغربی پاکستان بھیجی جا سکے۔

# جنرل ایوب کے انتباہ کا بھارت میں ردِ عمل

نئی دہلی ۲۷ر اکتوبر:۔ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے حال ہی میں یہ انتباہ کیا تھا کہ برصغیر ہندو پاکستان پانچ سال تک فوجی اعتبار سے غیر محفوظ ہو جائیگا۔ بھارت کا باشعور طبقہ اس انتباہ سے خاصا متاثر ہوا ہے۔ چنانچہ بعض ارباب اختیار صدر ایوب کے تجزیہ سے متفق نظر آتے ہیں۔ اور وہ پاکستان سے مشترکہ دفاع قائم کرنے کی تجویز کا سنجیدگی سے مطالعہ کرنے لگے ہیں۔

دریں اثنا کمیونسٹ چین کی جارحانہ کارروائیوں کے پیش نظر بھارت کے طول و عرض میں یہ یقین ظاہر کیا جا رہا ہے کہ سارے ایشیا کے خلاف چین کے عزائم سراسر جارحانہ ہیں۔ مسٹر جے۔ آر۔ دھاکر نے "ہندوستان ٹائمز" میں ایک طویل مضمون کے ذریعہ اس حقیقت کی نقاب کشائی کی ہے کہ چین مسلسل کئی صدیوں سے ایشیائی ملکوں پر حملے کرتا چلا آیا ہے۔

# تعلیمی کمیشن کی سفارشات پر آخری فیصلہ

راولپنڈی ۲۷ر اکتوبر: صدارتی کابینہ تعلیمی کمیشن کی سفارشات پر آخری فیصلہ صدر جنرل محمد ایوب خان کی دورہ ایران سے واپسی پر کرے گی۔ اس امر کا انکشاف وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن نے کل لاہور سے راولپنڈی پہنچنے کے بعد کیا۔ صدر ایوب ۹ر نومبر کو ایران کے دس روزہ دورہ پر روانہ ہوں گے۔ اس لئے کابینہ تعلیمی کمشن کی سفارشات پر آخری فیصلہ کرنے کے لئے اپنا اجلاس نومبر کے تیسرے ہفتہ میں منعقد کر سکے گی۔

وزیر تعلیم نے بتایا۔ کہ کابینہ کی خاص کمیٹی جو تعلیمی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی ۶ر نومبر کو اس سلسلہ میں صدر جنرل محمد ایوب کیساتھ کراچی میں بات چیت کرے گی۔

# چالیس بھارتیوں کا برطانیہ میں ناجائز داخلہ

لندن ۲۷ر اکتوبر:۔ برطانیہ کے دفتر امور داخلہ کے بیان کے مطابق بھارتی قومیت کے چالیس اشخاص نے ہفتہ و اتوار کے روز فرانس سے برطانیہ میں ناجائز طور پر داخل ہونے کی کوشش کی ان بھارتی باشندوں کے پاس جعلی پاسپورٹ تھے۔ یہ بھارتی باشندے کل بذریعہ جہاز ڈوور اور فلوکسٹون اور بذریعہ طیارہ ساؤتھ اینڈ پہنچے تھے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ ان میں سے بیس کو دفتر داخلہ کے فیصلہ تک کنٹربری کے قید خانہ میں محبوس کر دیا گیا ہے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ان بھارتیوں کو برطانیہ میں داخل ہونے کے اجازت نامے دینے سے انکار کر دیا گیا تھا۔ اور انہیں واپس فرانس بھیج دیا گیا تھا۔ لیکن فرانسیسی حکام نے انہیں پھر برطانیہ بھیج دیا۔

دفتر داخلہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ اس جماعت کے ارکان کو جیل میں نہیں ڈالا گیا۔ بلکہ وہ کسٹمز کے حکام کی تحویل میں ہیں۔ اس واقعہ کی مزید تفاصیل معلوم نہیں ہو سکیں۔

# صحافیوں کا تنخواہ بورڈ

راولپنڈی ۲۷ر اکتوبر:۔ مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر اطلاعات نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صحافیوں کے اجرت بورڈ کے قیام اور پریس کمیشن کی دوسری سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں چند روز تک قانون کو آخری شکل دیدی جائیگی آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ یہ معاملہ لیفٹیننٹ جنرل برکی کے زیر غور ہے۔

# میجر جنرل امراؤ خان کا بیان

کلکتہ ۲۷ر اکتوبر:۔ مشرقی پاکستان کے ناظم مارشل لاء میجر جنرل امراؤ خان نے کل ڈم ڈم کے ہوائی اڈہ پر بھارتی نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی سرحد کے تنازعات ختم ہو جانے پر مغربی سرحد اور کشمیر کے تنازعات سلجھ جانے کے امکانات بھی روشن ہو گئے ہیں۔

# صدر آئزن ہاور و ٹرومین میں ملاقات

واشنگٹن ۲۷ر اکتوبر:۔ امریکی فوج کے جنرل جارج مارشل کی تدفین پر بیس اکتوبر کو صدر آئزن ہاور اور سابق صدر ٹرومین کے درمیان چھ سال بعد ملاقات ہوئی۔ اس سے قبل دونوں امریکی زعما چیف جسٹس فریڈ ایم ونسن کی تدفین کے وقت ۱۰ستمبر ۱۹۵۳ء کو ایک دوسرے سے ملے تھے۔ اس وقت انہوں نے ایک دوسرے سے صرف مصافحہ کیا تھا۔ بیس اکتوبر کو ٹرومین قبرستان میں وقت سے ذرا پہلے ہی پہنچے ہوئے تھے۔ جب صدر آئزن ہاور پہنچے تو ٹرومین نے آگے بڑھ کر ان سے ہاتھ ملایا۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کی مزاج پرسی کی۔ ان دونوں شخصیتوں میں ذاتی رنجش کی اطلاعات ستمبر ۱۹۵۲ء سے جب امریکہ میں صدارتی مہم چل رہی تھی۔ چلی آ رہی ہیں اس وقت صدر آئزن ہاور نے اپنی تقریروں میں ٹرومین کو ہدف تنقید بنایا تھا اور جوابی کارروائی کے طور پر ٹرومین نے بھی آئزن ہاور کو لیڈر شپ کا نااہل قرار دیا۔ اس تلخی میں مزید اضافہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۵۳ء کو ہوا۔ جب صدر آئزن ہاور کانساس گئے۔ اس دن ٹرومین نے صدر آئزن ہاور کو ٹیلیفون کر کے ملاقات کے لئے وقت مانگا تھا۔ لیکن انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا گیا تھا۔ کہ زیادہ مصروفیات کی وجہ سے ان کے لئے وقت نہیں نکالا جا سکتا۔ اگرچہ صدر آئزن ہاور ٹرومین کی نکتہ چینی کی کھلے طور پر مذمت کرتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے دو تین مواقع پر اپنے پیشرو کو وائٹ ہاؤس آنے کی دعوت دی، جسے ٹرومین نے کبھی قبول نہ کیا حالیہ دعوت چرچل کے اعزاز میں دیئے جانے والے ڈنر کے سلسلہ میں ۴ر مئی ۱۹۵۹ء کو دی گئی تھی۔ لیکن ٹرومین نے اس میں شرکت سے معذوری کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا، وہ پہلے سے مصروف ہیں تاہم بیس اکتوبر کو ان دونوں میں جو مصافحہ ہوا اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا۔ اب ان کے درمیان تلخی ختم ہو گئی ہے۔

# تصحیح

آپ کے پرچہ ۲۴ستمبر ۵۹ء میں جو الفضل اکیڈمی کا نتیجہ امتحان شائع ہوا ہے۔ اس میں جڑانوالہ کے عبدالرحمٰن صاحب بنگوی بھی شامل ہیں۔ لیکن سہو کتابت سے ان کے نام کے آگے "بنگوی" کی بجائے بگوی شائع ہو گیا ہے۔ اسی طرح گذشتہ نتیجہ امتحان میں بھی چھپ گیا تھا۔

اصل میں لفظ "بنگوی" ہے، احباب تصحیح فرمالیں۔

عبداللطیف خان

(ابن چوہدری عبدالرحمٰن بنگوی جڑانوالہ)

# زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

# بنیادی جمہوریتوں کے آرڈی ننس کا مکمل متن

صدر پاکستان نے بنیادی جمہوریتوں کا جو آرڈر نافذ کیا ہے اس میں بتایا ہے کہ یونین کونسلوں کے انتخابات بالغ حق رائے دہی کی بنیاد پر منعقد ہوں گے۔ منتخب ہونے والے ممبروں کی تعداد مقرر کردہ ممبروں کی تعداد کے دوگنے سے کم ہو گی۔ کوئی سرکاری ملازم یونین کونسل کا ممبر نہ ہو گا۔ ممبروں کی نامزدگی میں اقلیتوں اور خواتین کے علاوہ زرعی صنعتی۔ اجتماعی ترقی وغیرہ کے مفادات کی نمائندگی کا لحاظ رکھا جائے۔ یونین کونسلوں کے فرائض کا وسیع دائرہ ہو گا۔ وہ اپنے چیئرمین خود منتخب کریں گے۔ اپنے بجٹ خود تیار کریں گی۔ ان کا اپنا کل فنڈ ہو گا اور وہ کمشنر کی اجازت سے ٹیکس بھی لگا سکیں گی۔

## کونسلیں

آرڈر کے تحت حسب ذیل کونسلوں کی تشکیل ہو گی (۱) دیہی علاقوں کی یونین کے لئے کونسل اور قصبہ کے لئے قصباتی کمیٹی اور شہری علاقوں کی یونین کمیٹی (۲) مشرقی پاکستان میں ہر تھانہ کے لئے تھانہ کونسل اور مغربی پاکستان میں ہر تحصیل کے لئے تحصیل کونسل (۳) ہر ضلع کے لئے ایک ضلع کونسل (۴) ہر ڈویژن کے لئے ایک ڈویژن کونسل (۵) مشرقی اور مغربی پاکستان کے لئے دو صوبائی ترقیاتی مشاورتی کونسلیں۔

## یونین کے فرائض

یونین کونسلیں یونین کی زرعی صنعتی اور اجتماعی ترقی کی ذمہ دار ہوں گی ان کے فرائض کا دائرہ وسیع ہو گا۔ تحریک امداد باہمی۔ دیہی صنعتوں جنگلات۔ مویشیوں اور ماہی گیری کی ترقی و توسیع۔ غذائی پیداوار بڑھانے کے اقدامات۔ کنوئیں۔ پانی کے نلوں تالابوں اور حوضوں کی فراہمی اور نگہداشت نیز آبرسانی کے دیگر کام۔ مکروہ اور خطرناک پیشوں کی تنظیم۔ صفائی اور حفظان صحت کا انتظام اور یونین کو صاف ستھرا رکھنے کے دیگر اقدامات عام راستے اور سڑکیں نکالنا اور ان کی نگہداشت اور یونین کے باشندوں یا مہمانوں کی بہبود صحت۔ حفاظت آرام اور آسائش کے دیگر مناسب اقدامات بھی ان کے فرائض میں شامل ہیں۔

## قصباتی اور یونین کمیٹیاں

شہری علاقوں میں ایک قصباتی کمیٹی یا ایک یونین کمیٹی منتخب اور مقرر کردہ ممبروں کی ایسی تعداد پر مشتمل ہو گی جیسے کمشنر طے کریں۔ دیہی علاقوں کی طرح اس میں بھی مقرر کردہ ممبران کی جملہ تعداد اس کے منتخب ممبران کی نصف سے زیادہ نہ ہو گی۔ ان کمیٹیوں کے انتخابات بھی حق رائے دہی بالغان کی بنیاد پر ہوں گے۔

## تھانہ یا تحصیل کونسل

بنیادی جمہوریتوں میں دوسرا درجہ مشرقی پاکستان کے لئے تھانہ کونسل اور مغربی پاکستان کے لئے تحصیل کونسل کا ہے۔

ایک تھانہ یا تحصیل کونسل تھانہ یا تحصیل میں تمام یونین کونسلوں اور کمیٹیوں کی سرگرمیوں میں ہم آہنگی پیدا کرے گی۔ قواعد کے مطابق ایک تھانہ یا تحصیل کونسل تھانہ یا تحصیل میں اپنے تمام فرائض انجام دے سکتی ہے اور اگر ضلع کونسل کہے تو انجام دے گی جسے ضلع میں انجام دینے کی مجاز ضلع کونسل ہے۔

حکومت وقتاً فوقتاً یہ بھی حکم دے سکتی ہے کہ ضلع کونسل یا کسی یونین کونسل یا تھانہ اور تحصیل میں قصباتی کمیٹی کو سپرد ہونے والا کوئی فرض متعلقہ تھانہ یا تحصیل کونسل انجام دے۔

تھانہ اور تحصیل کونسلیں اپنے فرائض کی انجام دہی میں متعلقہ ضلع کونسل کے سامنے جوابدہ ہوں گی اور ان ہدایات کے مطابق عمل کریں گی جو ضلع کونسل وقتاً فوقتاً جاری کرے۔

تھانہ یا تحصیل کونسل نمائندہ ارکان اور سرکاری ملازموں اور مقرر کردہ ارکان کی تعداد کمشنر کی طرف سے طے کی جائے گی۔ یونین کونسلیں اور یونین اور قصباتی کمیٹیوں کے چیئرمین اس کونسل کے اعتبار عہدہ نمائندہ رکن بھی ہوں گے اس کونسل میں سرکاری ملازموں اور مقرر کردہ ارکان کی تعداد اس کے نمائندہ ارکان کی کل تعداد کے نصف سے زیادہ نہ ہو گی۔ سب ڈویژنل افسر جو کونسل کا باعتبار عہدہ رکن بھی ہو گا اس کا چیئرمین ہو گا۔

## ضلع کونسل

دوسری منزل پر ضلع کونسل ہو گی جو ضلع میں تمام مقامی کونسلوں۔ میونسپل بورڈوں اور چھاؤنی بورڈوں کی سرگرمیوں کو مربوط بنائے گی اور (۱) ضلع کے لئے اہم ترقیاتی سکیموں کو تیار کر کے انہیں ڈویژنل کونسل اور دوسرے عہدیداروں کے سامنے پیش کرے گی (۲) ضلع کے نظم و نسق کے مختلف شعبوں میں عام ترقی کا جائزہ لے گی (۳) ضلع کے اہم انتظامی مسائل کا جائزہ لے گی۔ اور عام ترقی اصلاح و تعمیر وغیرہ کے بارے میں سفارشات تیار کرے گی۔

تھانہ یا تحصیل۔ کونسل اور میونسپل اداروں۔ چیئرمین اور تھانے کے چھاؤنی بورڈ کے نائب صدر اور محکموں کے وہ نمائندے جن کے نام کا اعلان حکومت کی طرف سے کیا جائیگا۔ اور جنہیں کمشنر مقرر کریگا۔ ضلع کونسل کے باعتبار عہدہ سرکاری رکن ہوں گے ضلع کونسل کے مقرر شدہ ممبروں کی کل تعداد ان سرکاری ممبروں کی کل تعداد سے کم نہ ہو گی۔ اور کم از کم نصف یونین کونسلوں اور ضلع کی قصباتی اور یونین کمیٹیوں کے چیئرمینوں میں سے منتخب کئے جائیں گے۔ کلکٹر باعتبار عہدہ کونسل کا سرکاری ممبر اور اس کا چیئرمین ہو گا۔

## ڈویژنل کونسل

ڈویژن کونسل ڈویژن کے اندر تمام لوکل کونسلوں میونسپل اداروں اور کنٹونمنٹ بورڈوں کی سرگرمیوں میں رابطہ پیدا کرے گی۔ اور وہ حسب ذیل کارروائی بھی کر سکے گا۔

(۱) ڈویژن کے لئے اہمیت رکھنے والی ترقیاتی سکیمیں تیار کرنا اور ان کے متعلق ترقیاتی کونسلوں کو سفارش کرنا (۲) ڈویژن میں ایڈمنسٹریشن کی مختلف شاخوں کی عمومی رفتار کار پر نظر ثانی کرنا (۳) ایڈمنسٹریشن کے تمام شعبوں میں ڈویژن کے لئے اہم مسائل پر غور کرنا اور ترقی اصلاح اور عمومی بہبود کے لئے سفارشات کرنا۔

ڈویژنل کونسل بشمول دیگر شرائط سرکاری اور مقرر شدہ ممبروں کی اتنی تعداد پر مشتمل ہو گی۔ جتنی تعداد حکومت کی جانب سے مقرر کی جائے۔ (باقی)

# ربوہ میں یوم انقلاب کی تقریب

بقیہ صفحہ اول

ان میچوں کو دیکھنے کے لئے اہل ربوہ کی کثیر تعداد کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ، مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ مکرم جناب حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال، اور مکرم میجر عارف زمان صاحب۔ ناظر امور عامہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ کھیلوں کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس دوران میں فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر۔ پاکستان زندہ باد اور صدر پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی رہی، نیز اس موقع پر یوم انقلاب کی خوشی میں بچوں میں بہت سی مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور لنگر خانہ کی طرف سے مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔

رات کو تمام اہم عمارتوں اور دکانوں وغیرہ پر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ چنانچہ قصر خلافت مسجد مبارک دفاتر صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید تعلیم الاسلام کالج۔ فضل عمر ہوسٹل۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول جامعہ احمدیہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میونسپل کمیٹی۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور نصرت گرلز کالج کی عمارتوں پر شاندار چراغاں ہوا جس کی وجہ سے رات کو سارے شہر میں دیر تک رونق رہی۔